

## 2320 - عطیہ خون دینے کا حکم

### سوال

انتقال خون کا حکم کیا ہے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس کا جواب دیتے ہوئے شیخ علامہ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خصوصاً یہ کہا کہ :

اس سوال کے جواب میں تین امور پر کلام کرنا ضروری ہے :

اول : انتقال خون کس شخص کے لیے ہو رہا ہے -

دوم : خون دینے والا شخص کون ہے -

سوم : خون طلب کرنے میں کس شخص کی بات پر اعتماد کیا جائے گا -

اول :

جسے خون دیا جا رہا ہے یہ وہ شخص ہے جو مرض کی وجہ سے یا زخمی ہونے کی وجہ سے موت و حیات کی کشمکش میں ہے اور اسے خون کی ضرورت ہے ، اس میں اصل اور دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور خنزیر کا گوشت اور پر وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے ، پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں البقرة ( 173 ) -

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

( پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف ان کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے ) المائدة ( 3 ) -

اور ایک آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس طرح فرمایا :

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بیان کر دی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے ، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے الانعام ( 119 ) -

اس آیت سے وجہ استدلال یہ ہے کہ اس سے یہ علم ہوتا ہے کہ جب کسی مریض یا زخمی کی شفا یابی متوقف ہو جائے یا کسی اور شخص کے انتقال خون سے اس کی زندگی بچائی جاسکتی ہو وہ اس طرح کہ کوئی ایسی چیز ( غذا یا مباح ادویات ) نہ پائی جائے جو اس کی شفا یابی کے قائم مقام ہو یا اس کی زندگی بچا سکے تو اس حالت میں اسے خون لگانا جائز ہے -

اور حقیقت میں ایسا کرنا غذا دینے میں شمار ہوگا نہ کہ علاج اور دواء میں ( اور ضرورت کے وقت حرام غذا کا استعمال کرنا بھی جائز ہے مثلاً کسی مجبور اور لاچار کے لیے مردار کھانا ) -

دوم : جس سے خون منتقل کیا جائے : یعنی جس سے خون لیا جا رہا ہے وہ شخص ہے جس پر کوئی ظاہری ضرر اور نقصان تو مرتب نہیں ہوتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو ) -

سوم : انتقال خون کے مطالبے میں مسلمان ڈاکٹر کی بات کو تسلیم کیا جائے گا ، اور اگر مسلمان ڈاکٹر ملنا مشکل ہو تو پھر غیر مسلم چاہے وہ یہودی ہو یا عیسائی ( یا اس کے علاوہ کوئی اور ) پر ہمیں اعتماد کرنے میں کوئی مانع نظر نہیں آتا لیکن شرط یہ ہے کہ اسے طب میں ماہر ہونا چاہیے اور لوگوں کے ہاں بھی وہ ڈاکٹر بھروسے والا اور ثقہ ہو اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو دیل کے ایک شخص کو اجرت پر حاصل کیا جو کہ راستے کا ماہر تھا اور دین قریش پر ہی قائم تھا ، خریدتے اسے کہتے ہیں جو راستے جانتا اور راہنمائی کا ماہر ہو -

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2104 ) -

دیکھیں : فتاویٰ الشیخ محمد بن ابراہیم -

اور اس موضوع میں کبار علماء کرام کمیٹی کا ایک فتویٰ بھی ہے جسے ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں :

اول :

ضرورت کے وقت انسان اتنے خون کا عطیہ دے سکتا ہے جس سے اسے کوئی نقصان نہ ہو تا کہ مسلمان ضرورت مند کی جان بچائی جاسکے ۔

دوم :

اسلامی بلڈ بینک قائم کرنا جائز ہے جہاں پر لوگوں سے خون کے عطیات وصول کر کے محفوظ کیا جائے تا کہ بوقت ضرورت مسلمان لوگوں کی جان بچائی جاسکے ، لیکن شرط یہ ہے کہ بلڈ بینک مریضوں اور ان کے اولیاء سے خون کی قیمت نہ وصول کریں ، اور نہ ہی اسے تجارت بنائیں کہ اس سے کمائی شروع کردیں ، کیونکہ اس میں عام مسلمانوں کی مصلحت اور فائدہ ہے ۔